

پاکستان کی کہانی

پاکستان کی کہانی

(اقبال، جناح اور ایوب کی زندگی)

شائع کردہ

ادارہ مملووع اسلام - ۲۵ جوبک - لاہور



پاکستان کی کہانی

جب ہندوستان میں تحریک آزادی کا نعرہ اٹھایا تو وہاں کی تنظیمیں تھیں کہ ہندوؤں کی آزادی مسلمانوں سے بھی لگائی جائے۔ ہندوؤں کی تنظیمیں تھیں کہ اگرچہ وہاں سے آزادی حاصل کر کے، ملک میں یکجہدی اور آزادی حکومت قائم کی جائے۔ یہودی اور ان حکومت کے مسئلہ یہ ہیں کہ میں جماعت کی اکثریت پر اس کی حکومت ہو۔ لہذا ہندوستان میں جمہوری اور ان حکومت، اس کا دور گیر ہندوؤں کی تنظیمیں حکومت تھیں اور یہاں تک مسلمانوں کا تعلق تھا، اس کے لئے اگرچہ حکومت سے تعلق نہ کر سکتے تھے کی آزادی میں زندگی بسر کرتے تھے، خاص میں یہی نقطہ نگاہ سے بھی دیکھتے تو آزادی کی یہ مشکل مسلمانوں کے لئے کسی طرح قابل قبول نہ ہو سکتی تھی، لیکن مسلمانوں کے لئے اس مسئلہ کا تعلق عمومی سیاست سے ہی نہیں تھا، اس کے دلچسپ سے بھی تھا۔ ہندو اور دیگر مسلم کے نزدیک آزادی سے مفہوم یہ تھا اور یہی مفہوم ہوتا ہے، اگر ملک پر ایسا ملک کی حکومت ہو تو اسے آزادی کہتے آزادی اور حکومت کا اسلامی تصور | یہاں سے اس کے ملک و انہوں کی حکومت ہو تو وہ مسلمانوں کو آزادی ہے۔ لیکن مسلمانوں کے نزدیک، آزادی وہ چیز ہے کہ ملک کا نظام پر قریبی ہے۔ تو اس کی آزادی اور حکومت میں کوئی فرق نہیں۔ آزادی اور حکومت کے

تعلیم اور ثقافت کو بڑھانے، زندگی اور رزق کو آسان بنانے اور عوام کو تعلیم و تربیت کے ذریعے ترقی دینے کے لیے لگے تھے۔

انہوں نے اس سے بھی پہلے اپنے عوام کو تعلیمی اداروں میں داخلہ دیا تھا۔ اس وقت کی روایت یہ تھی کہ اسلامی مملکتوں میں، حکومت اس کو مستحق کام ہے کہ اس کی خدمت اسلام کے مثالی اصولوں کو اپنایا دیکھ کر ترقی میں متشکل کیا جاسکے۔ یہ اس لیے ضروری ہے کہ اس کی حیثیت اجتناب میں متشکل کرنے کی ضرورت کا مظاہرہ ہے۔ (صفحہ ۱۳)

بلکہ اس سے بھی واضح تر مظاہرہ یہ کہ اسلام حکومت و مملکت سے دو کاموں کا مظاہرہ نہیں کرتا۔ صرف خدا سے لے کر خدا کے لیے کام کرنا ہے۔ (صفحہ ۱۴)

اس سے تو یہ کہ پاکستان کے تصور کا آغاز ہوا۔

عظیم قائد اس کے بعد قائد اعظم محمد علی جناح نے اس کو ایک کوئی شکل دی۔ وہ مسلسل اور متواتر اس روایت پر عمل کرتے رہے جو اسلام کی پاکستان کی اساس اور اساسی مملکت کے لیے تھی۔ ان کے خیال میں، اگر ایک مملکت کا دارالافتاء ہوگی، تو اس کا دارالافتاء ہی ہے، تو اس کا دارالافتاء ہی ہے۔ اسلام کی مملکت کی آزادی اور آزادی کے حدود اور آزادی کے اصول و احکام تعین کرتے ہیں۔ انہوں نے سب سے پہلے اس حقیقت کو واضح کیا کہ پاکستان ایک اسلامی مملکت ہوگی، مگر انہوں نے وہ رد کر دیا تھا کہ اسلام انہوں کی تقریباً پہلے ہی پیش کر دیا تھا۔

انہوں نے انہوں کی ایک تعلیم کا تصور اور علامت تھے لیکن وہ اصل یہاں سے اس لیے کہ ان کے

دماغ سے وہ اسلام کی اصولوں پر ایمان رکھنے والی اور تعلیم کے علم کی بنیاد پر ایمان رکھنے

والوں میں سے تھے جنہوں نے سب سے پہلے یہ تصور پیش کیا کہ جو دارالافتاء

کے خیال میں وہ شمال مشرقی علاقوں کو (مصر، لبنان، عراق، ایران، افغانستان) سے

ایک کہ ایک اسلامی مملکت متشکل کی جاسکتی ہے۔ (تقریباً ۱۹۴۷ء)

انہوں نے ۱۹۴۷ء میں اسلام کی مملکت کو، جو اب مسلم مملکت اور اسلامی مملکت کی اساس کا نظریہ ہی قرار دے کر

کہا تھا کہ:

پاکستان کے تصور کو، جو مسلمانوں کے لیے اب ایک عقیدہ کی حیثیت رکھتا ہے، انہوں نے

کے اچھے طریقہ پر کیا ہے۔ ان کی حفاظت، انہوں نے اور ان کے بارے میں اس طرح ہے اس

اب اس مادی کپڑاؤں کے دوسرے ٹکڑے کیلئے، یعنی اس کے اس دوسرے حصہ کو کہ ہم چمکی انگلیوں
 اکثر کہہ رہے ہوتے ہیں، ان کو دھونے کے بطور استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ وہ حقیقت ہے کہ جسے ہم ان کو ان کے آئینے
 کا اس مادی کپڑے ہی کا ہی جینے کی جگہ کہتے ہیں۔

پھر اس سے پہلے اس کو بے سار کے سار کے لئے

ہوتا ہے اور اسے تمام وقت کی انوار میں نہیں ہے

مسلم و قریش | قائدِ خلق نے تو یہی بات ہی کہہ دی، اس بات کو اس شہر سے اٹھ کر ان کے
 ہونے کی جگہ اس کے لئے ان کو ان کے لئے ہی دیکھا، اور حقیقت یہ ہے کہ
 کہ ان کو ان کے لئے ہی دیکھا، اور حقیقت یہ ہے کہ
 کہ ان کو ان کے لئے ہی دیکھا، اور حقیقت یہ ہے کہ

یہاں پہلے کہ ان کو ان کے لئے ہی دیکھا، اور حقیقت یہ ہے کہ
 کہ ان کو ان کے لئے ہی دیکھا، اور حقیقت یہ ہے کہ
 کہ ان کو ان کے لئے ہی دیکھا، اور حقیقت یہ ہے کہ

یہاں پہلے کہ ان کو ان کے لئے ہی دیکھا، اور حقیقت یہ ہے کہ
 کہ ان کو ان کے لئے ہی دیکھا، اور حقیقت یہ ہے کہ
 کہ ان کو ان کے لئے ہی دیکھا، اور حقیقت یہ ہے کہ

یہاں پہلے کہ ان کو ان کے لئے ہی دیکھا، اور حقیقت یہ ہے کہ
 کہ ان کو ان کے لئے ہی دیکھا، اور حقیقت یہ ہے کہ
 کہ ان کو ان کے لئے ہی دیکھا، اور حقیقت یہ ہے کہ

یہاں پہلے کہ ان کو ان کے لئے ہی دیکھا، اور حقیقت یہ ہے کہ
 کہ ان کو ان کے لئے ہی دیکھا، اور حقیقت یہ ہے کہ
 کہ ان کو ان کے لئے ہی دیکھا، اور حقیقت یہ ہے کہ

اس حقیقت کو ان کے لئے ہی دیکھا، اور حقیقت یہ ہے کہ
 کہ ان کو ان کے لئے ہی دیکھا، اور حقیقت یہ ہے کہ
 کہ ان کو ان کے لئے ہی دیکھا، اور حقیقت یہ ہے کہ

یہاں پہلے کہ ان کو ان کے لئے ہی دیکھا، اور حقیقت یہ ہے کہ
 کہ ان کو ان کے لئے ہی دیکھا، اور حقیقت یہ ہے کہ
 کہ ان کو ان کے لئے ہی دیکھا، اور حقیقت یہ ہے کہ

کے مطابق کیا جا سکتا ہے۔ سب سے پہلے اس قانون کی تعمیل مفصل وزارت سے کرنی چاہئے، دیگر متعلقہ وزارت کے نظری سے بھی اس کو قریب موجود پیشہ ورانہ سے بھی مل سکتی ہے۔

پھر مسلم تہذیب کے متعلق خود قائد اعظم نے واضح سلیکشن میں آج کو دیا تھا کہ یہی گنجینہ ہے کہ اسلامی نظریہ سے واقفیت کو پرورش دیتے تعلیمات دینے جا رہی ہے۔ (تقدیر۔ عہد دوم۔ ص ۲۵)

ریاست علی خاں محرم | سب سے پہلے قائد اعظم کی وزارت کے بعد، غلام آزاد کی قیادت میں خاں عبدالغفور نے، ہر طرح سے سلیکشن کو، اپنی میں قرار دیا اور مقاصد میں سلیکشن کی طرف

انہوں نے اپنی تقریر میں، یہاں پاکستان کے بنیادی مقاصد کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کیا، وہیں اس کی بھی وضاحت کروئی کہ یہ فیصلہ کیا کہ قائد اعظم کی بھی کیا حاصل ہوئی ہے، انہوں نے کہا

جناب وہاں میں اس طرح کو ملک کی زندگی میں بہت اہم سمجھتا ہوں، اہم کام کر رہی اس لئے اصولی آزادی کے بعد سب سے اہم اور سب سے پہلے اس کے اصولی آزادی سے ہمیں اس کا سو فیصد طور پر ایک ملک کی تعمیر اور اس کے تمام سبب سے مکمل، اپنے اہم، انہوں نے اس کے مطابق کر رکھی ہیں اس میں کوئی دو سوچا ہوا نہیں کہ ہمارے ملک، قائد اعظم نے اس مسئلہ کے متعلق اپنے جذبات و احساسات کا اظہار متعدد بار فرمایا تھا کہ آئندہ کے لیے اس کی قیادت کی کیا بنیاد پر ہمیں اختیار کی گئی ہے، پاکستان میں اس کے قائم کیا گیا تھا کہ اس پر بنیاد کے مطابق اپنی زندگی کی تعمیر و اسلامی تعلیمات و دیناریت کے مطابق کرتا چلتے گئے، ان کو وہ دنیا پر اپنا رواج کر دی کہ آج اس کی زندگی میں جو گناہ گار ہیں وہاں پیدا ہو گئی ہیں، اسلام میں سب کے لئے ان کی تعمیر و قائم کا حکم رکھتا ہے۔

اس کے بعد انہوں نے کہا :-

پہلی پاکستان میں اپنی برائیت ہے کہ ہم اپنے اس زمانہ فکر کا اعادہ کر رہی کہ ملک کے تمام تعلیمات، اقتدارات، اسلام کے طور پر وہ اصولوں کے مطابق انہوں نے کر رکھی ہیں..... لیکن میں یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ اس سے ہماری مراد یہ نہیں کہ ہم یہاں تعمیر کو بھی ان کی حکومت قائم کر رہی ہیں کہ اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ حکومت کو اپنی جگہ پر چھوڑ دیا گیا ہے۔ یہ تصور بالکل غلطی ہے۔

پاکستان کی مجاہدہ اسلامی ملک کے متعلق انہوں نے کہا :-

آپ کو یاد رکھنا کہ نظام اور مسلم ملک کے دیکر راجہ خاں کے ہمیشہ یہ فیصلہ کر دیا کہ
اس وقت کے پاکستان میں کون سا یہی اس حقیقت پر مبنی ہے کہ مسلمانوں کا ایک مخصوص طبقہ زندگی
میں نہایت اعلیٰ ہے۔ انہوں نے ہر دور اس حقیقت کو دیکھا کہ اسلام خدا اور بندے کے
میان کی تعلیم کا نام نہیں ہے بلکہ خود ملکیت ہی کسی آدمی کا عمل اور حقیقت یہ ہے کہ اسلام
قلمی امور کے لئے تعلیمی ہدایات دیتا ہے اور اس کا مقصد یہ ہے کہ وہ زندگی کے ہر دور
کے مسائل میں معاشرہ کے ہر فرد کی راہ نوا کرے۔ اسلام افاقہ خاندان و خلق
کا نام نہیں۔

انہوں کے حقوق کے متعلق انہوں نے کہا

ہم نے پہلے اس حقوق کا ذکر کیا کہ ہم ایک اسلامی معاشرہ کی تعمیر کریں۔ پھر مسلمانوں کے حقوق
کو نظر انداز نہیں کیا۔ اگرچہ یہاں اس کے قریب یہ طرز عمل غیر اسلامی ہوتا۔ اگرچہ یہ طرز
کی (مذہبی) انفرادی کو سب کے لئے اس سے ہم اپنے دینی کی حدود و ضوابط کے مجرم
قرار دیتے۔
ان فیصلہ کرنا اس کے ساتھ ملکیت پاکستان کا سنگسہ بنیاد رکھا گیا۔

(۱۰)

معارف نظامی

کسی ملکیت کے سیاسی نظام کے اموروں کے تقاضوں کے بعد سب سے پہلا سوال
معارف نظام کا ہوتا ہے۔ یہاں تو نظام معیشت کی اچھی سے پرکھ میں رہتی ہے
یہی عنصر معیشت اس کے لئے ایک بنیادیت اختیار کرتی ہے کہ اس کے تمام معاشی مسائل اس کے ذریعہ
چلے جائیں۔ سیاسی نظام کی طرف۔ تو اس کے امور میں معاشی نظام کا حصہ ہے۔ اس کا تمام نظام ان امور کے لئے
کا تصور دیا تو اس کے تمام معاشی امور میں سے اس کے بنیادی نظریات اس کے متعلق انہوں نے
شک و شبہ کے نام پر اس کے نام پر ایک طرز میں لکھا۔

سوال یہ ہے کہ معاشی امور کے تقاضوں کا نظام کیا ہے۔ ایک خاص معاشی نظام اس کے لئے کیا ہے
اگر ملک نے اس میں اس کے ذریعہ کو اپنے حق میں ہے کہ اس میں سے اس کے لئے معاشی نظام
اس وقت کہ اس کے لئے معاشی نظام ہے۔ یہ معاشی نظام اس کے لئے ہے کہ اس میں اس کے لئے
اس کے لئے ہے۔ اس کے لئے کہ اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

ہیں ہوتی تھیں۔ اور اس کیفیت کو بھی میری نگاہوں پہنچا کہ اس سڑک کی ٹھاسی مسجد کے
کی ٹھاسی کے مقابلہ میں، جس کے دروازے پر لکھی تھی۔ (دعا۔ ۱۰۰) اور میری نگاہوں سے

اور میری نگاہوں نے قابو لے لیا کہ اس سڑک پر کھڑے ہوئے ہوئے

جہاں تھیں | جہاں ہوں میری نگاہوں سے وہ جگہ تھیں کہ اس سڑک کی ٹھاسی مسجد کے
جہاں تھیں | جہاں ہوں میری نگاہوں سے وہ جگہ تھیں کہ اس سڑک کی ٹھاسی مسجد کے

وہاں تھیں کہ اس سڑک کی ٹھاسی مسجد کے مقابلہ میں، جس کے دروازے پر لکھی تھی۔ (دعا۔ ۱۰۰) اور میری نگاہوں سے
جہاں تھیں | جہاں ہوں میری نگاہوں سے وہ جگہ تھیں کہ اس سڑک کی ٹھاسی مسجد کے
جہاں تھیں | جہاں ہوں میری نگاہوں سے وہ جگہ تھیں کہ اس سڑک کی ٹھاسی مسجد کے

وہاں تھیں کہ اس سڑک کی ٹھاسی مسجد کے مقابلہ میں، جس کے دروازے پر لکھی تھی۔ (دعا۔ ۱۰۰) اور میری نگاہوں سے
جہاں تھیں | جہاں ہوں میری نگاہوں سے وہ جگہ تھیں کہ اس سڑک کی ٹھاسی مسجد کے
جہاں تھیں | جہاں ہوں میری نگاہوں سے وہ جگہ تھیں کہ اس سڑک کی ٹھاسی مسجد کے

اس سے پہلے انہوں نے جہاں تھیں کہ اس سڑک کی ٹھاسی مسجد کے مقابلہ میں، جس کے دروازے پر لکھی تھی۔ (دعا۔ ۱۰۰) اور میری نگاہوں سے

وہاں تھیں کہ اس سڑک کی ٹھاسی مسجد کے مقابلہ میں، جس کے دروازے پر لکھی تھی۔ (دعا۔ ۱۰۰) اور میری نگاہوں سے
جہاں تھیں | جہاں ہوں میری نگاہوں سے وہ جگہ تھیں کہ اس سڑک کی ٹھاسی مسجد کے
جہاں تھیں | جہاں ہوں میری نگاہوں سے وہ جگہ تھیں کہ اس سڑک کی ٹھاسی مسجد کے

اس سے پہلے انہوں نے جہاں تھیں کہ اس سڑک کی ٹھاسی مسجد کے مقابلہ میں، جس کے دروازے پر لکھی تھی۔ (دعا۔ ۱۰۰) اور میری نگاہوں سے

وہاں تھیں کہ اس سڑک کی ٹھاسی مسجد کے مقابلہ میں، جس کے دروازے پر لکھی تھی۔ (دعا۔ ۱۰۰) اور میری نگاہوں سے
جہاں تھیں | جہاں ہوں میری نگاہوں سے وہ جگہ تھیں کہ اس سڑک کی ٹھاسی مسجد کے
جہاں تھیں | جہاں ہوں میری نگاہوں سے وہ جگہ تھیں کہ اس سڑک کی ٹھاسی مسجد کے

[illegible]

اس کے ساتھ ہی انہوں نے راقیہ و راقیہ کی سستی کی فکر میں رہ کر

پاکستانی اس جہت سے کہیں نظر انداز نہیں کر سکتے کہیں کوکاب معلوم کیا گیا ہو اس کی تحقیق ہے کہ اس
قوی جنگ کا ہر ایک نکتہ اس کے تمام وجوہ کو اس کی ہی ہے اور اگر اس میں کوئی ایسا نکتہ ہو جس کا جواب
میں کہتے تو اس کو اس کے پاس سے ہی لے سکتے ہیں جو ہے کہ اس کے پاس سے ہی لے سکتے ہیں۔
معلوم ہو کہ اس کی جہت سے کہ اس میں اس کے تمام وجوہ کو اس کی ہی ہے اور اگر اس میں کوئی ایسا نکتہ ہو جس کا جواب
میں کہتے تو اس کو اس کے پاس سے ہی لے سکتے ہیں جو ہے کہ اس کے پاس سے ہی لے سکتے ہیں۔

آئین پاکستان اس قرارداد کو پیش پیشی خاطر رکھتے ہوئے کہ اصولی طور پر یہ ہے کہ
 لیکن اس اصولوں پر عمل پیرا ہونے کے حقیقہ دانہ کے ساتھ ساتھ رہنمائی
 دیکھ کر اس کے تحت عمل درآمد ہو۔

پاکستان میں شیعہ مائیں کے لئے ایک ایسا مرکز کا افتتاح کیا گیا ہے جس کا نام ہے "سپیشل سروسز"۔ یہ مرکز شیعہ مائیں کے لئے ایک ایسا مرکز ہے جہاں وہ اپنی زندگی کے بارے میں سب سے زیادہ اہم چیزیں سیکھ سکتی ہیں۔ یہ مرکز شیعہ مائیں کے لئے ایک ایسا مرکز ہے جہاں وہ اپنی زندگی کے بارے میں سب سے زیادہ اہم چیزیں سیکھ سکتی ہیں۔

[illegible]

مگر خوشی کی سدا شاخ و سدا سی اکھنڈ شاخ کے، صہبہ پر پری و آہری تو کویت نہیں کہیں
 منظر نہیں کہہ سکتی، اور اگر ہر جہاں کویت ہے میں تصور بھی کر لیا اور پایہ نے
 کیا کہ وہ سدا سی صولوں کے صہبہ نہیں تو وہ دو تہائی اکثریت سے ہیں وہ و جلی

